مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً علیٰ حبیبکَ خیرِ الخلقِ کلِّهِمِ

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے،

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است خم و خمخانہ با مہر و نشاں است

کیسٹ نمبر ۶ ، ۸۲-۲-۱۱

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وّ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد! عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَۃٍ فَاِذَا ھُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَکُمَا مِنْ بُیُوْتِکُمَا ھٰذِہِ السَّاعَۃَ قَالَا اَلْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَہٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا ھُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِہٖ فَلَمَّا رَاَتْہُ الْمَرْاَۃُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَھْلًا فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ فُلَانٌ فَقَالَتْ ذَھَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَا اَحَدٌ اَلْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِّنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَھُمْ

بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَ تَمْرٌ وَ رُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَ رَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ"۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم دن یا رات کے وقت (کہیں جانے کے لیے گھر سے نکلے کہ) اچانک حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوگئی، آپ نے پوچھا کہ تم کو کس چیز نے تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور ان دونوں نے عرض کیا کہ بھوک نے ہمیں گھر سے نکلنے پر مجبور کیا ہے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مجھے بھی اُسی چیز نے (گھر سے) نکالا ہے جس چیز نے تمہیں نکالا ہے، اُٹھو (میرے ساتھ چلو) چنانچہ وہ دونوں اُٹھے اور آپ کے ساتھ ہولیے، پھر آپ ایک انصاری کے گھر پہنچے، مگر وہ اپنے گھر میں موجود نہیں تھے، اُن کی بیوی نے آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا تو کہا خوش آمدید آپ اپنے ہی لوگوں میں آئے ہیں۔ آپ کا تشریف لانا مُبارک، آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا فلاں شخص (یعنی تمہارے شوہر) کہاں ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لانے کے لیے گئے ہیں، اتنے میں وہ انصاری آگئے، اُنھوں نے جب رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے دونوں صحابہ (حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ) کو (اپنے گھر میں) دیکھا تو کہنے لگے الحمدللہ! خُدا کا شُکر ہے بزرگ ترمہمانوں کے اعتبار سے آج کے دِن مجھ سے زیادہ کوئی خوش نصیب نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ انصاری گئے اور ان مہمانوں

---

[1] مشکوٰۃ، ص: ۳۶۸۔

کے لیے کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آئے جس میں نیم پختہ اور پختہ اور تر و تازہ (ہر طرح کی) کھجوریں تھیں۔ پھر انھوں نے کہا کہ آپ لوگ اس میں سے کھائیے اس کے بعد انھوں نے چھری لی اور ایک بکری کو ذبح کرنا چاہا، رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان سے فرمایا، دودھ والی بکری ذبح کرنے سے اجتناب کرنا چنانچہ انھوں نے آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے صحابہ کے لیے ایک بکری ذبح کی (جب اس کا گوشت پک گیا تو) سب نے اس بکری کا گوشت کھایا، اُس خوشہ سے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا، اس طرح جب کھانے سے پیٹ بھر گیا تو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ سے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قیامت کے دن تم سے اِن نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، بھوک نے تمھیں تمہارے گھروں سے نکالا تھا، لیکن تم اپنے گھروں کو واپس بھی نہ ہونے پائے تھے کہ (خدا کی طرف سے) تمہیں یہ نعمتیں مرحمت ہو گئیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم گھر میں سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ موجود ہیں، یا فوراً ہی آگئے ہیں۔

آپ نے دریافت فرمایا اس وقت کیسے باہر آئے ہو گھر سے؟ قَالَا اَلْجُوْعُ انھوں نے عرض کیا کہ بھوک۔ ارشاد فرمایا وَ اَنَا وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا میں بھی اسی وجہ سے گھر سے باہر آیا ہوں، حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس لیے باہر آئے تھے کہ کوئی چیز لیں کہیں سے، کوئی آدمی ملے (اس سے یا اور) کسی سے سامان لیں یا پیسے لیں یا جو بھی کچھ ہو، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں میں بھی اسی لیے باہر آیا تھا۔ یہ لوگ بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا چلو کھڑے ہو یہ کھڑے ہو گئے ساتھ چلے گئے آپ انصار میں ایک صحابی تھے ان کے یہاں تشریف لے گئے وہاں جا کر دیکھا تو وہ گھر میں نہیں تھے۔ اُن کی بیوی نے دیکھا تو اُس نے مَرْحَبًا وَّاَھْلًا کہا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پوچھا اُس کے شوہر کے بارے میں کہ وہ کہاں ہیں؟ اُن کے بارے میں آتا ہے کہ یہ ابوالہیثم بن اَلتَّیِّھَانُ تھے۔

اصحابِ بدر میں یعنی جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں (اُن) بدری حضرات میں سے تھے۔

وہ عرض کرنے لگی کہ پانی لینے گئے ہیں، میٹھا پانی، ویسے تو پانی مل جاتا تھا گھروں میں بھی ہوتا تھا، لیکن میٹھا پانی تو لانا پڑتا تھا، اتنے ہی میں وہ انصاری جو گئے تھے پانی لینے وہ بھی آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اور صاحبین کو دیکھا تو انھوں نے الحمد للہ کہا، شکر خدا کا ادا کیا کہ آپ یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اور بہت قریبی حضرات ہیں اور بہت پختہ ایمان والے لوگوں میں سے ہیں وہ کہنے لگے کہ آج میرے پاس آنے والے (مہمانوں) کے سے عمدہ (مہمان) کسی کے پاس بھی نہیں گئے ہوں گے آپ آئے ہیں حضرت ابوبکرؓ آئے ہیں حضرت عمرؓ آئے ہیں۔

قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَ تَمْرٌ وَ رُطَبٌ وہ ایک خوشہ لے آئے اس میں تھیں کھجوریں تازہ کھجوریں بھی تھیں کچھ بالکل پک چکی تھیں وہ تھیں اور کچھ اَدھ کچری تھیں۔ کچھ پکی ہوئی کچھ کچی، وہ بھی کھائی جاتی ہیں۔ اُن کا بھی ایک خاص ذائقہ ہوتا ہے۔ استعمال میں آتی ہیں شوق سے لوگ کھاتے ہیں، وہ ایک خوشہ لے آئے اور وہ پیش کر دیا اور انھوں نے کہا کہ آپ یہ تناول فرمائیے اور پھر وہ چھری اُٹھانے لگے کہ جانور ذبح کر کے کھانا تیّار کیا جائے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جب دیکھا کہ یہ چھری لے کر کہیں جا رہے ہیں تو پھر فرمایا، دودھ دینے والا جانور نہ ذبح کرنا تو انھوں نے دوسری بکری ذبح کر کے گوشت پکایا اور پھر کھانا پیش کیا اس کے بعد پانی ٹھنڈا یا میٹھا وہ دیا ان حضرات نے ان کے کھلانے پلانے کو ایسا نہیں سمجھا جیسے کسی اور کے گھر جاتے ہوں یہ انتہائی قُرب اور محبّت کی دلیل ہے۔ تقریباً جیسے رشتے دار ہوں جیسے محرم راز ہوں ایسے۔

ان حضرات نے کھانا کھالیا، پانی پی لیا۔ سیر ہو گئے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یہ جو تم نے انعام ــــــ کھایا یہ جو نعمت ہے خدا کی اس کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہوگا کہ میں نے تمہیں یہ نعمت دی تھی تم نے اس پر میرا شکر کیا یا نہیں کیا یہ بھی سوال ہوگا تو اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ بھوک کی وجہ سے تم گھروں سے نکلے ہو لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ پھر تم واپس نہیں لوٹنے پائے تھے کہ تمہیں یہ نعمت خداوند کریم نے دے دی تو لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ

جو آیت آتی ہے اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ یہ بھی ایک نعمت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کھانے پینے کے آداب میں یہ بتلایا ہے کہ رزق دینے والا کھلانے والا اللہ تعالیٰ کو سمجھنا چاہیے، اور جانتے سب مسلمان ہیں کہ اللہ ہی رزق دینے والا ہے لیکن اس میں یہ تعلیم ہو گئی کہ اُدھر توجہ رکھنی چاہیے اُس طرف خیال رکھنا چاہیے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے شکر کے مختلف کلمات تعلیم فرمائے ہیں۔ یہ کلمات کہہ لیے جائیں یہ کہہ لیے جائیں۔ یہ کہہ لیے جائیں۔

اور دوسرے اس کے اندر مزید بات یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے پاس کوئی چیز رکھا ہی نہیں کرتے تھے۔ اپنا حصّہ آتا تھا، روپیہ آتا تھا کچھ آتا تھا، وہ سب خود دے دیتے تھے اور جو خصوصی صحابہ کرام ہیں۔ ان کا بھی یہی حال ہے اور قرآن پاک میں بھی انصار کے بارے میں تعریف آئی ہے۔ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اپنے اُوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں چاہے خود کو شدید ضرورت ہو، پھر بھی دوسرے کو ترجیح دے دیتے ہیں اپنے اُوپر ترجیح دینے کی وجہ سے یہ حال ہو جایا کرتا تھا، دوسروں کو دینے کی وجہ سے یہ حال ہو جایا کرتا تھا، اور اگر غور کریں تو سب کے پاس جو تھا وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا دیا ہوا تھا، تو آپ کا ایسی بے تکلّفی کے ساتھ چلے جانا یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام میں وہ صحابی خاص تھے اور ان کی بہت بڑی فضیلت تھی۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اس طرح رہنا کہ گھر میں کچھ بھی نہیں۔ صحابہ کا رہنا جو خصوصی صحابہ ہیں حضرت ابوبکر حضرت عمر گھر میں کچھ بھی نہیں یہ اس وجہ سے تھا کہ اپنے پاس رکھتے نہیں تھے یہ نہیں تھا کہ اُن کے پاس آتا نہیں تھا آتا تھا تو رکھتے نہیں تھے بالکل، سب دے کر تقسیم کر دیتے تھے ختم کر دیتے تھے تو اس میں رہن سہن کے بھی آداب ہیں، اس میں یہ بھی تعلیم ہے کہ دوسروں کو ترجیح دینی چاہیے اپنے اُوپر۔ اور ترجیح بھی اس درجے کی۔ رسول اللہ صلّی علیہ وسلّم کی سُنّت تو یہ ہے مال کے بارے میں کہ مال اپنے پاس اپنے ساتھ جمع رکھا ہی کبھی نہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی اس سے یہی سبق سمجھے تھے کہ اپنے پاس روپیہ پیسہ رکھنا ہی نہیں چاہیے جو ہو خرچ کر دے، چنانچہ ان میں شدّت تھی۔ ان کے مزاج میں ایک دفعہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُن سے فرما

(باقی صـ۳۲ پر)

تمام مسلمانوں کو داخل کردے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بقیہ: درس حدیث

دیا تھا کہ احد پہاڑ کے برابر بھی اگر میرے پاس سونا ہو تو میں سب ختم کردوں خدا کی راہ میں صرف کردوں۔

اُن کے ذہن میں یہ بات جم چکی تھی اور وہ یہ بات ساری عمر کہتے بھی رہے اور عمل بھی کرتے رہے اِسی پہ کہ روپیہ پیسہ یہ دو چیزیں یعنی ایسی چیز ہے سونا اور چاندی کہ اس کو کام میں ہی لانا چاہیے یا اپنے یا دوسرے کے، جمع نہیں رکھنا چاہیے یہ گردش میں رہنا چاہیے چلتا رہے، باقی جائیداد ہے کسی کی آمدنی ہوتی ہے کچھ ہوتا ہے یا کوئی سامان ہے کھانے پینے کا وہ رکھا رہے تو رکھا رہے روپیہ پیسہ بالکل نہیں رکھ سکتے اگر رکھو گے تو اُن کا نظریہ یہ تھا، مسئلہ اُن کی نظر میں یہ آیا ہوا تھا کہ پھر خدا کے یہاں سوال ہوگا اور وہ زکوٰۃ میں داخل نہیں۔ زکوٰۃ اسی کا نام ہے کہ بالکل رکھے ہی نہ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلاتے اپنی رضا سے نوازے۔ آمین۔

اس دینی رسالہ سے آپکا تعاون آپ کے اجر اور اسکے استحکام، بقاء، اور ترقی کا باعث ہوگا۔

ماہنامہ انوار مدینہ لاہور

★ اس کے خریدار بنیئے اور دوسروں کو خریدار بنائیے۔
★ اس میں اشتہار دیجئے اور دوسروں سے دلوائیے
★ اس کے لیے مضامین لکھیئے اور اپنے مضمون نگار دوستوں کو اس کیلئے مضمون لکھنے کی ترغیب دیجئے